کتاب الاصنام

از

ابو شہریار

۲۰۱۹، ۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

تین دیویاں

1

قوم نوح کے دیوتا

13

ھبل کا بت

19

اساف و نائل

26

ذوالخلصہ

29

الشعری

39

حواشی

47

پیش لفظ

قریب ڈیڑھ ہزار سال ہوئے کہ مشرکین مکہ کا مذہب عرب میں معدوم ہوا اور اسلام غالب آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا إله إلا الله وحده ، صدق وعده ، ونصر عبده ، وهزم الأحزاب وحده

کوئی الہ نہیں سوائے اللہ کے۔ وہ اکیلا ہے۔ اس نے وعدہ سچا کیا۔ اپنے بندے کی مدد کی۔ اور اکیلے تمام لشکروں کو شکست دی

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام مندروں کو ڈھا دیا جہاں اصنام تھے اور پجاریوں کو قتل کر دیا گیا۔

اس حوالے سے ان بتوں کی جو معلومات ہم تک پہنچی ہیں وہ محدود ہیں اور ان کو قرن دوم میں الکلبی نے پہلی بار جمع کیا تھا۔ شروع کے ادوار میں ظاہر ہے یہ کوئی اہم کام یا دینی فریضہ نہ تھا کہ ان بتوں کو معلومات جمع کی جاتیں لہذا الکلبی کی اس کاوش کا کوئی خاص تذکرہ نہ ہوا یہاں تک کہ مستشرقین نے اسلام پر رکیک حملے کیے اور اس کتاب کا تذکرہ کرنا شروع کیا۔

مستشرقین کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ کسی طرح یہ ثابت کر دیا جائے کہ اللہ اصل میں کوئی ابراہیمی مذہب کا الہ واحد نہیں ہے بلکہ اسلام نے آلات نامی ایک دیوی کی ثنویت کو ختم کر کے اس سے ایک مذکر الہ بنا دیا ہے۔ بعض نے دعوی کیا کہ اللہ اصل میں کوئی نبطی دیوتا کا نام تھا۔ دوسری طرف مستشرقین میں سے بعض کا مقصد تھا کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام نے جس Ancient Wisdom مشرکانہ عرب کلچر کو یا مذہب کو معدوم کیا ہے وہ اصل میں قدیم حکمت کا منبع تھا۔

کتاب الاصنام یا بتوں پر کتاب کی اہمیت کا احساس راقم کو مستشرقین کے یہ سب فلسفے پڑھ کر ہوا اور یہ جاننا ضروری ہوا کہ قرآن و حدیث اور جاہلی عرب لٹریچر میں ان بتوں پر کیا معلومات ہیں –

اس حوالے سے ہمارے پاس جو معلومات ہیں وہ' بہت محدود ہیں اور بنیادی طور پر الکلبی کی کتاب ہی سب کی تحقیق کا مصدر رہی ہے – البتہ خود اہل کتاب نے جو تحقیق اپنے یہودی اور نصرانی فرقوں پر کی ہے ان سے مدد لیتے ہوئے راقم نے ان عرب بتوں پر معلومات جمع کی ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ مشرکین مکہ کے یہ بت اصل میں ابراہیمی ادیان کے اعلام تھے جن کو وسیلہ لینے کے لئے کعبہ میں جمع کیا گیا تھا

بعض مسلمان فرقوں نے بھی عجیب و غریب دعوے کیے ہیں مثلا بعض کا کہنا ہے کہ مشرکین تخیلاتی اصنام و کرداروں کی عبادت کرتے تھے – یہ قول مکمل صحیح نہیں ہے – بعض بت یقینا ایسے ہوں گے لیکن دوسری طرف فرشتے اور صالحین قوم نوح یقینا تخیلاتی نہیں ہیں

مشرکین مکہ اللہ کے پجاری تھے وہ رب کعبہ کی عبادت کرتے اور ابراہیم اور اسمٰعیل کو مانتے تھے اور بخاری کی حدیث کے مطابق ابراہیم و اسمٰعیل علیہ السلام کی تصویریں بھی کعبہ میں تھیں جن میں اسمٰعیل کے ہاتھ میں تیر تھے – تیر کعبہ میں پانسوں کے لئے رکھے جاتے تھے اور اس سے اشارہ لیا جاتا تھا کہ کام کیا جائے یا نہ کیا جائے گویا یہ استخارہ تھا

مشرکین جب الہ یا کسی کو لائق عبادت کہتے تھے تو اس کا مقصد اس کے طفیل اللہ تک رسائی تھا سورہ الزمر میں ہے – مشرکین کے نزدیک کائنات کو تخلیق کرنے والا صرف اللہ تھا اور ہندو مت کی طرح ان میں تخلیق کا خدا رزق کا خدا شفا کا خدا دولت کا خدا جنگی فیصلوں کا خدا بارش کا خدا الگ الگ نہ تھے – سورہ ص میں ہے مشرک کہتے

وقالوا ربنا عجل لنا قطنا قبل يوم الحساب

اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمارا حصہ جلد یوم حساب سے پہلے دے دے

قرآن سورہ البقرہ آیت ۲۰۰ میں اللہ کہتا ہے کہ مشرکین حج میں عرفات میں دعائیں کرتے

فمن الناس من يقول ربنا آتنا في الدنيا
اور (مشرک) لوگوں میں ہیں جو کہتے ہیں اے رب ہم کو دنیا میں عطا کر
اسی طرح سورہ الزمر میں ہے
والذين اتخذوا من دونه أولياء ما نعبدهم إلا ليقربونا إلى الله زلفى
اِور جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے ولی اخیتار کیے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے کہ یہ اللہ سے قریب کرتے ہیں
مشرکین فرشتوں کو بھی مانتے تھے اور ان کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔ سورہ عنکبوت میں ہے
وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ
اور اگر آپ اِن (مشرکین) سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے تابع فرمان بنا دیا، تو وہ ضرور کہہ دیں گے: اللہ نے، پھر وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں؟
مشرکین اللہ کو عرش پر سات آسمانوں پر مانتے تھے
قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ [٨٦]سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ سوره آلمومنؤن
پوچھئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ وہ فوراً کہیں گے: یہ اللہ کا ہے۔ کہو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں ہو
مشرکین اپنے معبودوں کو اللہ کے نظم کا حصہ سمجھ کر نہیں پوجتے تھے بلکہ وسیلہ سمجھتے تھے لہٰذا الات عزی اور منات کو غرانیق یا بگلے کہتے
تلك الغرانيق العلى وإن شفاعتهن لترتجى
یہ بلند بگلے ہیں اور ان کی شفاعت عالم بالا میں گونجتی ہے
کہ یہ دیویاں یہ بگلوں کی طرح آسمان میں بلند ہو کر اللہ تک جاتی ہیں اور التجا کرتی ہیں

قرآن میں ہے

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ [٢٧]

بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو عورتوں کے نام سے موسوم کر دیتے ہیں۔

مشرکین عرب نوح علیہ السلام کی قوم اولیاء اللہ کو بھی پوجتے تھے۔ سورہ نوح میں ہے

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا

اور کہتے رہے کہ تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا اور وَدّ اور سُوَاع اور یَغُوث اور یَعُوق اور نَسر کو (بھی) ہرگز نہ چھوڑنا۔

مشرکین مکہ ارواح کا پرندہ بن جانے کا عقیدہ رکھتے تھے جس کو ہامہ کہتے تھے جو قبر پر رہتا تھا

اسی طرح منات چٹان نما بت تھی اور سواع ایک عورت نما بت تھی

مشرک اپنے معبودوں کو غائبانہ پکارتے بھی تھے لہذا مشرک لوگ ان کے ہمہ وقت سننے کے قائل تھے جنگ احد میں ابو سفیان رضی اللہ عنہ دیوی کو پکار رہے تھے

اسلامی تاریخ کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ مشرک جن بتوں کو پوج رہے تھے ان میں سے کوئی شفا کا خدا تھا کوئی اولاد دینے کا خدا تھا کوئی بارش کا کوئی دولت کا وغیرہ ہر شخص آزاد تھا جس بت کو یا بزرگ ہستی کو پوجے اور اس کو وسیلہ مانے لہذا تمام عرب کسی ایک بت پر متفق نہ تھے اور اسی وجہ سے کعبہ میں ۳۶۰ بت جمع ہو چکے تھے جو مختلف قبائل میں پوجے جاتے تھے

ہمارے پاس کوئی لسٹ نہیں جن میں ۳۶۰ بتوں کے نام درج ہوں البتہ ان میں مذکر بت مشہور تھے ہبل ، ود ، یغوث ، یعوق ، نسر اور اساف ، ذو الخلصہ

اور مونث میں مشہور تھیں سواع ، آلات ، العزی ، مناۃ ، نائل

ان بتوں کا ذکر اس کتاب میں کیا گیا ہے

ابو شہریار ۲۰۱۹

* * *

تین دیویاں

قرآن کہتا ہے

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الأُنْثَى تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَى إِنْ هِيَ إِلا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَان

کیا تم نے اللَّات، اَلعُزّیٰ اور ایک اور تیسری مَنَاۃَ کو دیکھا؟ کیا تمہارے لئے تو ہوں لڑکے اور اس کے لئے لڑکیاں؟ یہ تو بڑی غیر منصفانہ تقسیم ہوئی! یہ تو صرف چند نام ہیں، جو تم نے اور تمہارے اباؤاجداد نے رکھ دیے ہیں، اللہ کی طرف سے ان پر کوئی سند نہیں اتری

اللات طائف میں، العُزّیٰ مکہ میں اور مَنَاۃ مدینہ میں عربوں کی خاص دیویاں تھیں

الکلبی (المتوفی: 204ھ) کی کتاب الاصنام میں ہے

عرب طواف میں پکارتے

وَاللاتِ وَالْعُزَّى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةِ الأُخْرَى ... فَإِنَّهُنَّ الْغَرَانِيقُ الْعُلَى وَإِنَّ شفاعتهن لَتُرْتَجَى

اور اللاتِ اور العُزّیٰ اور ایک اور تیسری مَنَاۃَ

یہ تو بلند پرند نما حسین (دیویاں) ہیں اور بے شک ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے

کتاب غریب الحدیث از ابن الجوزی کے مطابق

تِلْكَ الغرانيق الْعلَا قَالَ ابْن الْأَعرَابِي الغرانيق الذُّكُور من الطير وَاحِدهَا غرنوق وغرنيق وَكَانُوا يدعونَ أَن الْأَصْنَام تشفع لَهُم فشبهت بالطيور الَّتِي ترْتَفع إِلَى السَّمَاء وَيجوز أَن تكون الغرانيق جمع الغرانق وَهُوَ الْحسن

یہ تو بلند غرانیق ہیں – ابن الاعرابی کہتے ہیں غرانیق سے مراد نر پرندے ہیں جن کا واحد غرنوق ہے اور غرنیق ہے یہ مشرکین ان (دیویوں) کو اس نام سے اس لئے پکارتے تھے کیونکہ یہ بت ان کے لئے شفاعت کرتے اور (نر) پرندے بن کر جاتے جو آسمان میں بلند ہوتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد حسن ہو

تاج العروس اور غریب الحدیث از ابن قتیبہ میں کہا گیا ہے کہ غرانیق سے مراد

طيور الماء طويلة العنق

پانی کے پرندے ہیں جن کی طویل گردن ہوتی ہے

اردو میں ان کو بگلا کہتے ہیں مشرکین نے فرشتوں کو بگلے بنا دیا اور پھر ان کو دیوی کہا

الکلبی (المتوفى: 204ھ-) کی کتاب الاصنام میں ہے

وَاللاتُ بِالطَّائِفِ وَهِيَ أَحْدَثُ من مَنَاة وَكَانَت صَخْرَةً مُرَبَّعَةً وَكَانَ يَهُودِيٌّ يَلُتُّ عِنْدَهَا السَّوِيقَ وَكَانَ سَدَنَتهَا مِنْ ثَقِيفٍ بَنُو عَتَّابِ بْنِ مالكٍ وَكَانُوا قَدْ بَنَوْا عَلَيْهَا بِنَاءً وَكَانَتْ قُرَيْش

وَجَمِيع الْعَرَب تعظمها

اور اللاتُ طائف میں تھی اور یہ (دیوی) مَنَاة سے پرانی ہے اور یہ ایک چکور چٹان تھی اور یہودی یہاں اس کے پاس ستو پستے (پلاتے) تھے اور اس کے پروہت ثَقِيفٍ بَنُو عَتَّابِ بْنِ مالكٍ سے تھے اور انہوں نے ہی اس کے مندر کی تعمیر کی تھی اور قریش اور سارا عرب اس کی تعظیم کرتا تھا

قَالَ أَبُو الْمُنْذِرِ وَلَمْ تَكُنْ قُرَيْشٌ بِمَكَّةَ وَمَنْ أَقَامَ بِهَا مِنَ الْعَرَبِ يُعَظِّمُونَ شَيْئًا مِنَ الأَصْنَامِ إِعْظَامَهُمُ الْعُزَّى ثُمَّ اللاتَ ثُمَّ مَنَاةَ

فَأَمَّا الْعُزَّى فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَخُصُّهَا دُونَ غَيْرِهَا بِالزِّيَارَةِ وَالْهَدِيَّةِ وَذَلِكَ فِيمَا أَظُنُّ لقربها كَانَ مِنْهَا وَكَانَتْ ثَقِيفٌ تَخُصُّ اللاتَ كَخَاصَّةِ قريشٍ الْعُزَّى

اَبُو المُنذِرِ کہتے ہیں کہ العُزّیٰ کی قریش مکہ اور عرب سب سے زیادہ تعظیم کرتے پھر اللاتَ کی اور پھر مَنَاةَ کی

اور العُزّیٰ کو قریش نے اپنے لئے خاص کر رکھا تھا اور ... اللاتَ کو ثَقِيفٌ نے ایسے ہی خاص کر رکھا تھا جیسے العُزّیٰ کو قریش نے

یہودی یہاں ستو کیوں پلاتے تھے اگر اتنے موحد تھے؟

لات کا ذکر قرآن میں مونث کے طور پر ہے—البتہ ایک روایت میں ہے کہ لات کوئی آدمی تھا جو ستو پلاتا تھا—

اس کا ذکر امام بخاری نے کیا ہے لیکن یہ روایت جس راوی سے مروی ہے وہ خود امام بخاری کے نزدیک ضعیف ہے

–[1]*

تفسیر کی کتابوں یہ ستو پلانے والے کا قول مجاہد سے بھی منسوب کیا گیا ہے جو ابن عباس کے شاگرد تھے ممکن ہے لات ایک شخص ہو جس کی روح صخرہ یا چٹان میں سما جانے کا تصور ہو اور چونکہ صخرہ یا چٹان مونث ہے تو یہ وقت کے ساتھ ایک دیوی بن گئی ہو

احد والے دن ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے حالت شرک میں پکارا تھا

إِنَّ لَنَا العُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ

ہمارے لئے العُزّی ہے اور تمہارے لئے قوت نہیں

اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پکارو

قُولُوا اللَّه مَوْلاَنَا، وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ

کہو اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی بھی نہیں

صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے

طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي سُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، وَهُوَ يَقُولُ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا "، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَرْمِيهُ بِالْحِجَارَةِ قَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا

تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: غُلَامُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ؟ قَالُوا: هَذَا عَبْدُ الْعُزَّى أَبُو لَهَبٍ

طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ کہتے ہیں: میں نے رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا وہ ذِي الْمَجَازِ کے بازار میں سے جا رہے تھے اور ان پر سرخ چادر تھی اور کہہ رہے تھے: اے لوگوں! کہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کامیاب ہو جاؤ اور ایک آدمی ان کے پیچھے تھا جو پتھر پھینک رہا تھا... جو کہہ رہا تھا اے لوگوں اس کی نہ سنو یہ کذاب ہے، پس میں نے کسی سے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ کا لڑکا ہے- پھر پوچھا جو پیچھے ہے، یہ کون ہے، جو پتھر پھینک رہا ہے؟ کہا یہ عَبْدُ الْعُزَّى أَبُو لَهَبٍ ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو لھب کا اصلی نام ہی عَبْدُ الْعُزَّى تھا

طبری نے تفسیر میں لکھا ہے کہ اہل التأویل کا الْعُزَّى پر اختلاف ہے کہ یہ کیا تھی

فقال بعضهم : كانت شجرات يعبدونها وهو قول مجاهد

وقال آخرون : كانت العُزَّى حَجَرا أبيض ، وهو قول سعيد بن جبير وقال آخرون : كان بيتا بالطائف تعبده ثقيف ، وهو قول ابن زيد

وقال آخرون : بل كانت ببطن نَخْلة

بعض نے کہا یہ درخت تھی یہ مجاہد کا قول ہے

دیگر نے کہا سفید پتھر تھی یہ سعید بن جبیر کا قول ہے

اوروں نے کہا یہ ایک مندر تھا طائف میں ثقیف اس کے پجاری تھے اور یہ قول ابن زید کا ہے

اوروں نے کہا بلکہ یہ نخلہ کے بیچ میں کہیں تھی

راقم کہتا ہے کہ قرآن میں موجود ہے کہ عرب فرشتوں کو مونث بنا دیتے ہیں اور اس طرح عربوں کے مطابق عُزّیٰ ایک فرشتہ تھی اور وہ اللہ کی بیٹی تھی- عُزّیٰ کے فرشتہ ہونے کا ذکر یہود کی کتاب میں ملتا ہے کتاب انوخ تین میں ہے- شیاطین پر ایک انسائیکلوپیڈیا میں ہے

Uzza (Ouza, Semyaza, Uzzah) FALLEN ANGEL. *Uzza* means "strength." In 3 Enoch, Uzza is named as one of three primary ministering angels with Azael and Azza, who live in the seventh (highest) heaven (probably prior to their fall). The three object to the elevation of the prophet Enoch into the great angel Metatron and are cast out of heaven as punishment.

Uzza also is a tutelary spirit of Egypt.

عُزّیٰ ہبوط شدہ فرشتوں میں سے ہے عُزّیٰ کا مطلب قوت ہے کتاب انوخ تین میں اس کا ذکر تین فرشتوں میں ہے مع عزازیل اور عذہ جو ساتویں آسمان پر رہتے تھے

The Encyclopedia of Demons and Demonology By Rosemary Guiley

ایک دوسری کتاب میں ہے

Uzza: (עזא). Princely and guardian angels of the Egyptians (BhM 1:39). In other traditions, he and Azazel opposed the creation of humanity. They in time fell in love with mortal women, producing demonic offspring from those couplings. They were punished by being chained to the Mountains of Darkness, yet from there they continue to wreak mischief (Yoma 67b; Aggadat Bereshit; PdRE 22; Zohar I:9b). *SEE* FALLEN ANGELS; MOUNTAIN.

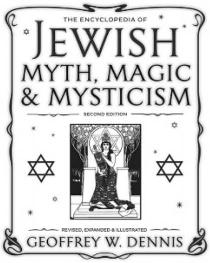

Llewellyn Publications
Woodbury, Minnesota

عزی یہ مصریوں کی نگہبان فرشتوں میں سے ہے—دوسرے حوالوں میں ہے کہ عزازیل اور عزی نے انسانوں کی تخلیق کی مخالفت کی تھی—یہ دونوں انسانی عورتوں کے عشق میں مبتلا ہوئے اور ان سے جنات خلق ہوئے

کتاب انوخ تین ایک قدیم کتاب ہے اس کے اجزا بحر مردار کے طومار میں بھی ہیں

بعض لوگوں نے دعوی کیا کہ عزی کوئی جنیہ تھی—ان کو اس پر روایت ملی

مسند احمد، سنن نسائی، مسند ابی یعلی کی روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى نَخْلَةٍ، وَكَانَتْ بِهَا الْعُزَّى،

فَأَتَاهَا خَالِدٌ , وَكَانَتْ عَلَى ثَلَاثِ سَمُرَاتٍ، فَقَطَعَ السَّمُرَاتِ، وَهَدَمَ الْبَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهَا، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ تَصْنَعْ شَيْئًا» , فَرَجَعَ خَالِدٌ، فَلَمَّا بَصُرَتْ بِهِ السَّدَنَةُ وَهُمْ حَجَبَتُهَا، أَمْعَنُوا فِي الْجَبَلِ , وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا عُزَّى يَا عُزَّى، فَأَتَاهَا خَالِدٌ , فَإِذَا امْرَأَةٌ عُرْيَانَةٌ , نَاشِرَةٌ شَعْرَهَا , تَحْتَفِنُ التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهَا، فَعَمَّمَهَا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ , فَقَالَ: «تِلْكَ الْعُزَّى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن الولید کو بھیجا کہ جا کر عزی کا مندر ڈھا دیں.... وہاں سے ایک برہنہ عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تِلْكَ الْعُزَّى یہ عزی تھی

اس کی سند میں الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ہے

ابن حبان کہتے ہیں فحش تفردہ فبطل الاحتجاج بہ اس کا تفرد فحش ہے اور دلیل لینا باطل ہے- یہاں عزی ایک عورت ہونے والی روایت میں الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ہے ان وجوہات کی بنا پر یہ حدیث صحیح ثابت نہیں ہے-اخبار مکہ میں اس کی دوسری سند ہے

حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنِ الْوَاقِدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْهُذَلِيِّ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى الْعُزَّى يَهْدِمُهَا ... قَالَ: فَضَرَبَهَا بِالسَّيْفِ، فَجَزَلَهَا بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «نَعَمْ، تِلْكَ الْعُزَّى، قَدْ أَيِسَتْ أَنْ تُعْبَدَ بِبِلَادِكُمْ أَبَدًا

سند واقدی کی وجہ سے ضعیف ہے دوم عبد اللہ بن یزید بن عبد اللہ بن قسیط ہے جس کو ابو حاتم

الرازی نے لیس بالقوی قرار دیا ہے

تیسری سند سے یہ قول کتاب الأحادیث المختارة از المقدسی میں ہے

أَخْبَرَهُمْ أبنا إِبْرَاهِيمُ أبنا مُحَمَّدٌ أبنا أَبُو يعلى الْموصِلِي ثَنَا عبد الله بن عمر بن أبان ثَنَا عبد الله بن الْمُبَارك أَخْبرنِي عبيد الله بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى نَخْلَةٍ

اس کی سند میں عُبَید اللہ بن اِبی زیاد القداح مکی ہے جس کو امام یحییٰ نے ضعیف قرار دیا ہے اور النسائی نے لیس بالقوی کہا ہے

قرآن میں العزی کو جن نہیں قرار دیا گیا ہے- قرآن کی آیت إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ کہ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ بے شک اللہ کی نشانیاں ہیں کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي الأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ

یہ آیت انصار کے لئے اتری ہے وہ مَنَاةَ پر چڑھاوے کرتے تھے

کتاب إخبار مكة في قديم الدهر وحديثه از ابو عبد الله محمد بن إسحاق بن العباس المكي الفاكهي (المتوفى : 272هـ-) کے مطابق

نصب عَمْرو بن لحي مَنَاة على سَاحل الْبَحْر مِمَّا يَلِي قديد فَكَانَت الأزد وغسان يحجونها ويعظمونها إذا طافوا بِالْبَيْتِ وأفاضوا من عَرَفَات وفرغوا من منى أَتَوا مَنَاة فأهلوا لَهَا فَمن أهل لَهَا لم

يطف بَين الصَّفَا والمروة قَالَ وَكَانَت مَنَاة لِلْأَوْسِ والخزرج
والأزد من غَسَّان وَمن دَان دينهم من أهل يثرب

عَمْرو بن لحہ نے مَنَاۃ کو ساحل سمندر پر نصب کیا جو قدید کے پاس ہے پس قبیلہ الازد اور غسان اس کا حج کرتے اور اس کی تعظیم کرتے اور طواف کعبہ اور عَرَفَات اور منی سے فارغ ہونے کے بعد مَنَاۃ پر آ کر چڑھاتے.. اور مَنَاۃ اَوْسِ والخزرج کی دیوی تھی اور الازد کی غسان میں اور جو اس دین پر اہل یثرب میں سے آئے

Anat

مَنَاۃ اصل میں اناۃ ہے جو ایل کی بیٹی اور بعل کی بہن تھی اس کو بتول سمجھا جاتا تھا اور یہ شام و مصر میں ایک اہم دیوی تھی- مسلم تاریخ دانوں کے مطابق عَمْرو بن لحہ، شام سے کچھ اصنام لایا تھا یہ بھی انہی میں سے تھی- اناۃ اگر ایل کی بیٹی تھی تو وہ فرشتہ ہوئی کیونکہ عربوں میں فرشتوں کو ایل یا اللہ کی بیٹی کہا جاتا تھا

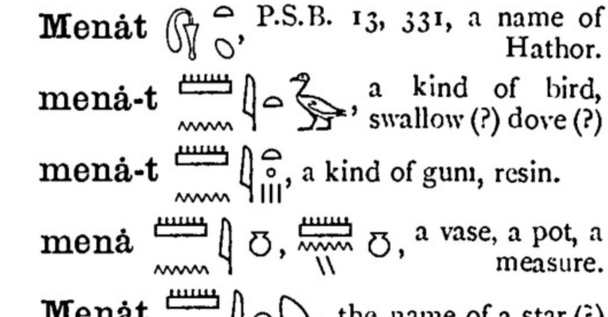
Menȧt [hieroglyphs], P.S.B. 13, 331, a name of Hathor.
menȧ-t [hieroglyphs], a kind of bird, swallow (?) dove (?)
menȧ-t [hieroglyphs], a kind of gum, resin.
menȧ [hieroglyphs], [hieroglyphs], a vase, a pot, a measure.
Menȧt [hieroglyphs], the name of a star (?) in the northern heaven.

AN

EGYPTIAN HIEROGLYPHIC DICTIONARY.

WITH AN INDEX OF ENGLISH WORDS, KING LIST AND GEOGRAPHICAL LIST WITH INDEXES, LIST OF HIEROGLYPHIC CHARACTERS, COPTIC AND SEMITIC ALPHABETS, ETC.

BY (SIR) E. A. WALLIS BUDGE, KNT., F.S.A.,

M.A. AND LITT.D., CAMBRIDGE; M.A. AND D.LITT., OXFORD; D.LIT., DURHAM; SOMETIME SCHOLAR OF CHRIST'S COLLEGE, CAMBRIDGE, AND TYRWHITT HEBREW SCHOLAR; KEEPER OF THE EGYPTIAN AND ASSYRIAN ANTIQUITIES, BRITISH MUSEUM.

(IN TWO VOLUMES)

VOL. I.

LONDON:
JOHN MURRAY, ALBEMARLE STREET,
1920.

منات نام کی ایک مصری دیوی بھی تھی جو اصل میں آسمان پر تارہ تھی اور اس کا ایک نام حتحور بھی ہے

منات کو آسمان میں ستارہ بھی کہا گیا ہے اغلبًا الشعری سمجھی جاتی تھی۔سورہ نجم میں دیوی کا نام بھی ہے اور ستارہ کا نام بھی ہے

ایلیفینٹین موجودہ اِسوان، مصر میں ایک یہودی بستی تھی جو پہلے ہیکل کی تباہی پر آباد ہوئی تھی اس کا ذکر البردیات الفنتین (ا) میں موجود ہے جو حال میں دریافت ہوئے

* * *

قوم نوح کے دیوتا

نوح علیہ السلام نے اللہ سے کہا کہ میری قوم کہتی ہے

وَلا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلا سُوَاعًا وَلا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا

اور نہ ود کو چھوڑو نہ سواع کو نہ یغوث کو نہ یعوق اور نہ نسر کو اور انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا

بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رضى الله عنهما – صَارَتِ الأَوْثَانُ الَّتِى كَانَتْ فِى قَوْمِ نُوحٍ فِى الْعَرَبِ بَعْدُ ، أَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِى غُطَيْفٍ بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَا ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ ، لآلِ ذِى الْكَلاَعِ . أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِى كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا ، وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قوم نوح کے بت عربوں میں پھیل گئے جو صالح لوگ قوم نوح کے تھے پس جب وہ ہلاک ہوئے تو شیطان نے القا کیا نوح کی قوم کو کہ اپنی مجلسوں میں ان کے بت نصب کرو اور ان کا نام ان صالحین کے نام پر رکھو

یہ بات قوم نوح میں جاری ہوئی اور وہ غرق ہوئی لیکن بعد میں یہ بت واپس مشرکین عرب میں بھی جاری ساری ہوئے یہ بات ان تک کیسے پہنچی کسی روایت میں نہیں ہے

کہا جاتا ہے کہ قوم نوح کے بعد عمرو بن لحہ شام گیا اور وہاں سے ان بتوں کو لایا—یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک جن نے اس کو خبر دی اور جدہ کے ساحل پر سے ان بتوں کو نکالا- لیکن اس قصہ کا

سر پیر واضح نہیں۔ اگر ہم دیکھیں کہ ان بتوں کو کون پوجتا تھا اور یہ عرب میں کہاں تھے اور کس شکل کے تھے تو یہ نقشہ بنتا ہے

بت	شکل	قبیلہ	علاقہ
نسر ●	عقاب کی شکل	ال ذی الکلاع	مملکت حمیر، یمن میں یہودی سلطنت تھی
ود ●	بیل کی شکل اس پر دودھ اور دہی کا چڑھاوا چڑھایا جاتا تھا	کلب، جرش بدومۃ الجندل مملکت سبا	عراق کے پاس اور[یمن میں
سواع ●	انسان جیسا	هذيل بن مُدرِكة بْنِ إلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ	حجاز میں رُھاط پر مکہ کے پاس ساحل پر
یغوث ●	شیر کی شکل	بني غطيف من بني مراد	مملکت سبا، یمن
یعوق ●	گھوڑے کی شکل	همدان	یمن میں

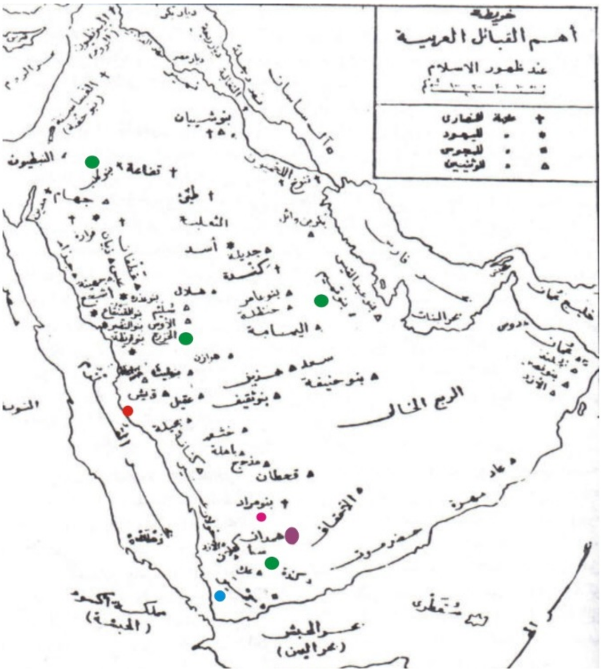

حزقی ایل کی کتاب کے باب اول کی آیت ۱۰ کے مطابق حزقی ایل نے بابل میں عرش یا مرکبہ

کو دیکھا- مرکبہ کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا جن کے چار چہرے تھے ایک انسان جیسا ایک شیر جیسا ایک بیل جیسا اور ایک عقاب جیسا تھا- اگر اپ دیکھیں تو سواع انسان جیسا تھا، یغوث شیر جیسا، ود بیل جیسا اور نسر عقاب جیسا

معلوم ہوتا ہے کہ یہودی تصوف کا اثر یمن سے ان بتوں کی شکل میں نکلا اور عربوں میں پھیلا- ہر بت کی شکل میں ایک مختلف جانور ہے- سواع ایک عورت کی شکل کا بت تھا—اور عربوں میں فرشتوں کو پوجنے کا تصور تھا لہٰذا بہت ممکن ہے کہ ان سب کو فرشتے سمجھ کر پوجا جاتا ہو- حدیث کے مطابق یہ سب اولیاء اللہ تھے جن کی قبریں پوجی گئیں تھیں اور عربوں نے ان کے بت بنا کر پوجا

بزرگوں کی روحیں فرشتے بن جانے کا تصور اسلامی تصوف میں بھی موجود ہے- شاہ ولی اللہ نے اس کو حجہ اللہ البالغہ میں ذکر کیا ہے—تصوف میں ایسے کمالات ہوتے رہتے ہیں چاہے یہودی تصوف ہو یا اسلامی- یہ اسرائیلیات اسلامی کتب میں موجود ہیں- کتاب نقض الإمام إبي سعيد على المريسي العنيد از عثمان بن سعید میں ایک مقطوع حدیث نقل ہوئی ہے جو کتاب حزقی ایل کی آیت ۱۰ کی نقل ہے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : " حَمَلَةُ الْعَرْشِ مِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الْإِنْسَانِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ النِّسْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الثَّوْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الْأَسَدِ

عروہ کہتے ہیں کہ عرش کو جنھوں نے اٹھایا ہوا ہے ان میں انسانی صورت والے ہیں اور عقاب کی صورت والے اور بیل کی صورت والے اور شیر کی صورت والے

ابن ابی شیبہ کی کتاب العرش کی روایت ہے

حدثنا : علي بن مكتف بن بكر التميمي ، حدثنا : يعقوب بن إبراهيم بن سعد ، عن أبيه ، عن محمد بن إسحاق ، عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن أبي ربيعة ، عن عبد الله بن أبي سلمة قال : أرسل إبن عمر (ر) إلى إبن عباس (ر) يسأله : هل رأى محمد ربه ؟ فأرسل إليه إبن عباس : أن نعم ، قال : فرد عليه إبن عمر رسوله أن كيف رآه ؟ ، قال : رآه في روضة خضراء ، روضة من الفردوس دونه

فراش من ذهب ، على سرير من ذهب يحمله أربعة من الملائكة ، ملك في صورة رجل ، وملك في صورة ثور ، وملك في صورة أسد ، وملك في صورة نسر.

عبد اللہ بن ابی سلمۃ کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ابن عباس کے پاس بھیجا کہ کیا نبی نے اللہ کو دیکھا؟ ابن عباس نے کہا ہاں دیکھا. اس پر ابن عمر نے اس کو رد کیا اور کہا کیسے؟ ابن عباس نے کہا اللہ کو سبز باغ میں دیکھا، فردوس کے باغ میں جس میں سونے کا فرش تھا اور ایک تخت تھا سونے کا جس کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا، ایک کی شکل انسان جیسی، ایک کی بیل جیسی ، ایک کی شیر جیسی ، ایک کی عقاب جیسی تھی

اس سند سے عبد للہ بن احمد بھی کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں، إبن خزيمة- التوحيد - باب ذكر الأخبار المأثورة میں ، البيهقي - الأسماء والصفات - باب ماجاء في العرش والكرسي میں ، الآجری- الشريعة میں روایت کرتے ہیں

اس کی سند میں محمد بن إسحاق بن یسار کا تفرد ہے جس کو امام مالک دجالوں میں سے ایک دجال کہتے ہیں- ابن الجوزی اس کو کتاب العلل المتناهية في الأحاديث الواهية میں ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں

هَذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَدْ كَذَّبَهُ مَالِكٌ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ.

یہ حدیث صحیح نہیں اس میں محمد بن اسحاق کا تفرد ہے اور اس کو امام مالک اور ہشام بن عروہ جھوٹا کہتے ہیں

ابن کثیر سورہ غافر کی آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (8) وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (9)

يخبر تعالى عن الملائكة المقربين من حَمَلة العرش الأربعة، ومن حوله من

الكروبيين، بأنهم يسبحون بحمد ربهم

الله نے خبر دی ان چار مقربین فرشتوں کے بارے میں جنہوں نے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اور اس کے ارد گرد کروبیں کے بارے میں کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اس کی تعریف کے ساتھ

ہ......

اس کے بعد ابن کثیر ایک روایت نقل کرتے ہیں جس میں محمد بن اسحاق ہے اور کے کچھ اشعار نقل ہوئے ہیں جن میں آدمی بیل شیر عقاب کا ذکر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں سچ کہا

وقد قال الإمام أحمد: حدثنا عبد الله بن محمد -هو ابن أبي شيبة -حدثنا عبدة بن سليمان، عن محمد بن إسحاق، عن يعقوب بن عتبة، عن عكرمة عن ابن عباس [رضي الله عنه] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صَدّق أمية في شيء من شعره، فقال:

رَجُلٌ وَثَور تَحْتَ رِجْل يَمينه ... وَالنَّسْرُ للأخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ ...فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صدق"..

اس کے بعد ابن کثیر کہتے ہیں

وهذا إسناد جيد: وهو يقتضي أن حملة العرش اليوم أربعة، فإذا كان يوم القيامة كانوا ثمانية

اس کی سند جید ہے عرش کو چار فرشتوں نے آج اٹھایا ہوا ہے پس جب قیامت ہو گی تو آٹھ اٹھائے ہوں گے

یہ روایات صحیح نہیں اور اسرائیلیآت میں سے ہیں

کروبیں کا لفظ اصل میں توریت کی کتاب الخروج کے باب ۲۵ کی آیت ۱۸ میں موجود ہے اس کو عبرانی میں כְּרוּבִים لکھا جاتا ہے اور انگریزی میں شروبیم (۲) کہا جاتا ہے

(۲) cherubim

محمّد بن اسحاق اہل کتاب سے مواد لے کر اپنی کتابوں میں پیش کرنے پر بد نام تھے اور ان کو ایسے پروتے تھے کہ سچ کا گمان ہو مثلا انہوں نے بحیرہ راہب کا قصہ پھیلایا جس کے مطابق نسطوری عیسائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن سے ہی جانتے تھے اسی طرح یہ روایات بھی عرش کو بیان کرتی ہیں جبکہ یہ مرکبہ کی تفصیل ہے

کتاب بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار از الكلاباذي الحنفي (المتوفى: 380هـ) کے مطابق

وَقِيلَ فِي حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّهُمْ أَمْلَاكٌ أَحَدُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْإِنْسَانِ، يَشْفَعُ إِلَى اللَّهِ فِي أَرْزَاقِهِمْ، وَالثَّانِي عَلَى صُورَةِ النَّسْرِ يَشْفَعُ إِلَى اللَّهِ فِي أَرْزَاقِ الطَّيْرِ، وَالثَّالِثُ عَلَى صُورَةِ الْأَسَدِ يَشْفَعُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فِي أَرْزَاقِ الْبَهَائِمِ وَدَفْعِ الْأَذَى عَنْهُمْ، وَالرَّابِعُ عَلَى صُورَةِ الثَّوْرِ يَشْفَعُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فِي أَرْزَاقِ الْبَهَائِمِ، وَدَفْعِ الْأَذَى عَنْهُمْ يُصَدِّقُ ذَلِكَ

کہا جاتا ہے کہ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک انسان کی شکل کا ہے جو اللہ سے انسانوں کے رزق کی سفارش کرتا ہے دوسرا عقاب کی شکل کا ہے جو پرندوں کے رزق کی سفارش کرتا ہے تیسرا شیر کی شکل کا ہے جو درندوں کے رزق کی سفارش کرتا ہے چوتھا بیل کی شکل کا ہے جو چوپایوں کے رزق کی سفارش کرتا ہے

قبر پرستی کی لعنت میں یہودی مبتلا رہے ہیں اور عرب ان کے بت بنا کر پوجتے تھے اور یہودی فرشتوں کے نام پر جادو کیا کرتے تھے یہ سب عرب کا عام کلچر تھا اس مشرکانہ ماحول میں جانوروں کی شکل والے قوم نوح کے اولیاء کی پوجا پاٹ کے پیچھے یقینا کوئی داستان ہو گی جو ہم تک نہیں پہنچی لیکن اس کے شواہد یہود یمن سے جا کر ضرور ملتے ہیں نہ کہ شام سے

* * *

ھبل کا بت

قرآن میں ھبل کا سرے سے کوئی ذکر نہیں۔ کعبہ کے بیچ میں ھبل کا بت تھا جو کتاب الاصنام از الکلبی کے مطابق خُزَيْمَة بْنَ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ نے رکھا تھا اور اس کو هُبَلُ خُزَيْمَةَ بھی کہا جاتا تھا۔خُزَيْمَة بْنَ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۴ یوں پر دادا تھا۔ یہ بت ایک انسان کی صورت تھا، جس کا دایاں ہاتھ سونے کا تھا اور جسم سرخ یاقوت کا۔اس کے آگے سات پانسے ہوتے تھے جن میں ایک پر صریح اور آخری پر مبہم لکھا ہوتا تھا۔ بنی کنانۃ وقریش اس کے پجاری تھے

کتاب إخبار مكة وما جاء فيها من الأثار از الفاکھی کے مطابق

ھبل کے ساتھ ایک کنواں تھا جس کو الأخسف یا الأخشف کہا جاتا تھا

محمّد بن اسحاق کا قول اسی کتاب میں ہے جس میں وہ کہتا ہے

إِنَّ الْبِئْرَ الَّتِي كَانَتْ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، كَانَتْ عَلَى يَمِينِ مَنْ دَخَلَهَا، وَكَانَ عُمْقُهَا ثَلاثَةَ أَذْرُعٍ يُقَالُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ حَفَرَاهَا لِيَكُونَ فِيهَا مَا يُهْدَى لِلْكَعْبَةِ فَلَمْ تَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ عَمْرُو بْنُ لُحَيٍّ، فَقَدِمَ بِصَنَمٍ يُقَالُ لَهُ هُبَلُ مِنْ هِيتَ مِنْ أَرْضِ الْجَزِيرَةِ

کعبہ کے وسط میں کنواں تھا جو اس میں داخل ہونے کے بعد سیدھے ہاتھ پر تھا اور اس کی گہرائی تین بازو برابر تھی کہا جاتا ہے اس کو ابراہیم اور اسمٰعیل نے کھودا تھا تاکہ اس میں کعبہ کو ملنے والے تحفہ رکھے جائیں اور یہ اسی حالت میں رہا حتی کہ عمرو بْنُ لُحَيٍّ، الْجَزِيرَةِ (موجودہ کردستان) سے ھبل کا بت لایا

عَمْرو بن لحہ بن قمعۃ بن خندف کا تعلق قبیلہ خُزاعۃ سے تھا– بخاری کی حدیث میں کہا گیا ہے کہ اس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم نکالی تھی

صحابی رسول عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ اسی عَمْرو بن لحہ کی نسل میں سے تھے جو آٹھ پشت

پہلے کا دور ہے جبکہ خُزَيْمَةَ بْنَ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ اس سے بھی پہلے کا ہے جو کلبی کا کتاب الاصنام میں قول ہے جو زیادہ قرین قیاس ہے

مسند احمد اور صحیح بخاری میں ہے کہ جنگ احد میں جب مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانا پڑی تو ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے حالت شرک میں پکارا

اعْلُ هُبَلُ

ھبل بلند ہو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہو

الله أَعْلَى وَأَجَلُّ

اللہ ہی اعلی اور جلیل ہے

بیہقی، شعب الایمان کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر

فَأَخَذَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَأَدْخَلَهُ على هُبَلَ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ نے ان کو گود میں لیا اور کعبہ کے وسط میں ھبل کے آگے پیش کیا

وَذَكَرَ ابْنُ إِسْحَاقَ دُعَاءَهُ وَأَبْيَاتَهُ الَّتِي قَالَهَا فِي شُكْرِ اللهِ تَعَالَى عَلَى مَا وَهَبَهُ

اور ابن اسحاق نے دعا اور اشعار ذکر کیے جو انہوں (عَبْدُ الْمُطَّلِبِ) نے اللہ نے جو عطا کیا اس کا شکر کرنے کے لئے کہے

ایک زمانے میں قبیلہ خُزاعَۃ کے پاس کعبہ کی متولیت تھی۔کتاب معجم قبائل العرب القديمة والحديثة از عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبد الغنی كحالة الدمشق (المتوفى: 1408هـ) کے مطابق

كانت لهم ولاية البيت (الكعبة) قبل قريش

ان کے پاس قریش سے پہلے کعبہ کی متولیت تھی

یہ کعبہ کے پاس پہاڑوں میں رہتے تھے۔ خزاعۃ میں اور بنی کنانۃ میں ایک دوسرے کی جنگوں میں مدد کا معاہدہ بھی تھا۔لہذا بنی کنانۃ کا اثر و رسوخ بڑھا ہو گا اور انہوں نے اپنا بت کعبہ میں رکھوا دیا ہو گا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ خُزاعَۃ نہیں بلکہ بنی کنانۃ اور قریش ھبل کے

پجاری تھے
بنی کنانہ کا تعلق كنانة بن خزيمة بن مدركة سے ہے اور خُزَيْمَةَ بْنَ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے ھبل کا بت کعبہ میں رکھا تھا- لہذا عمرو بْنُ لُحَيٍّ کا الْجَزِيرَةِ (موجودہ کردستان) سے ھبل کا بت لایا جانا اور اس کو کعبہ میں رکھا جانا تاریخ سے ثابت نہیں- مسلمان مورخین نے ہر بت عمرو بْنُ لُحَيٍّ سے منسوب کر دیا ہے حالانکہ اس نے بتوں پر جانور چھوڑنے کی رسم نکالی تھی جو ظاہر ہے بتوں کی معاشرہ میں مقبولیت کے بعد ہی ممکن ہے
بنی کنانہ یمن اور مکہ کے درمیان آباد تھے لہذا ھبل کوئی شامی یا کردستانی یا نبطی بت نہیں تھا اس کا تعلق بھی یمن سے تھا- کنانہ والوں کے دو دیوتا تھے کتاب الأعلام از خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ) کے مطابق
وكان من أصنامهم في الجاهلية " سواع " في وادي نعمان، قرب مكة، و " هبل " في جوف الكعبة
اور جاہلیت میں ان کے اصنام میں سواع تھا وادی نعمان مکہ کے پاس اور ھبل کعبہ کے وسط میں
سواع عورت کی شکل تھی اور ھبل مرد کی شکل کا تھا-
مغربی مستشرقین کا دعوی ہے کہ ھبل اصل میں بعل ہے لیکن اس پر ان کی کوئی دلیل نہیں — پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ھبل، ود تھا اور یہ بھی وہ الله تھا وغیرہ- لیکن عجیب بات ہے کہ خود اپنے نام ھبل رکھتے ہیں اور ایک ٹیلی اسکوپ کو بھی ھبل ٹیلی اسکوپ کہا جاتا ہے جو ایک سائنس دان کے نام پر ہے- جس کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ ڈچ یا جرمن سے انگریزی میں آیا ہے —
یہ لفظ راقم کے خیال میں ہابیل ہے جو عبرانی میں ہوول ہے — عبرانی میں ب اور و تبدیل ہو جاتے ہیں مثلا عبرانی میں تل اویو بولا جاتا ہے اور عربی میں تل ابیب بولا جاتا ہے- اسی طرح آدم کے بیٹے کا نام عبرانی میں ہیو-ول سے عربی میں ھبل ہوا —

http://www.forvo.com/word/hevel/

یہی عبرانی نام، معرب ہو کراس بت کے لئے مشہور ہو گیا اور اس کی پوجا ہونے لگی — یہ بت بنی کنانہ سے آیا جو مکہ اور یمن کے درمیان سکونت پذیر تھا- یمن پر یہودی اثر قدیم دور سے آج تک ہے اور ان کی بعض قبائل ابھی بھی وہاں موجود ہیں-

عرب نبوت پر یقین نہیں رکھتے تھے لیکن کعبہ میں نیک لوگوں کے بت و تصویر بھی تھیں-

کعبہ میں بتوں کے علاوہ تصویریں تھیں — الذہبی تاریخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام میں لکھتے ہیں کہ کعبہ میں

وَصَوَّرُوا فِيهَا الْأَنْبِيَاءَ وَالْمَلَائِكَةَ وَالشَّجَرَ، وَصَوَّرُوا إِبْرَاهِيمَ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ، وَصَوَّرُوا عِيسَى وَأُمَّهُ

انبیاء کی، فرشتوں کی درختوں کی تصویریں تھیں اور ابراہیم کی پانسوں کے ساتھ اور عیسیٰ اور ان کی ماں کی بھی

عیسیٰ اور مریم کی تصویر یا دوسرے انبیاء کی تصویریں عقیدہ نبوت پر ایمان کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے نیک مشہور ہونے کی وجہسے تھیں- لہذا ھبل کوئی غیر معروف مرد نما بت نہ تھا بلکہ بہت ممکن ہے کہ یہ ہابیل کا عبرانی نام والا بت ہو واللہ اعلم

قریش مکہ کہتے تھے کہ ھم ان کی عبادت اس لئے کرتے ھیں کہ تاکہ یہ ھم کو اللہ کے قریب کردیں سورہ الزمر

لہذا یہ نہیں جو سکتا کہ وہ تخیلاتی معبودوں کے پجاری ھوں

عرب مشرکین کے یمن کے یہودیوں سے اچھے تعلقات تھے اور یثرب کے یہود سے بھی- اسی لئے ان کو اللہ والا سمجھ کر ان سے نیک لوگ اور فرشتوں پر معلومات لیتے اور ان کے بت بنا کر پوجتے — آپ دیکھ سکتے ہیں کہ فرشتے ہوں یا اولیاء قوم نوح یا ھبل یہ سب یہود نے ان کو بتائے یہی وجہ ہے کہ مندروں پر یہودی ستو پلاتے تھے شاید یہ ایک بزنس تھا کہ عربوں کو فرشتوں کے مندر دیے جائیں اور وہاں انے والے لوگوں سے یہود بزنس کرتے تھے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کروانے کے لئے بھی مشرکین، یہود کے پاس گئے- لہذا وہ عرب مشرکین کی نگاہ میں قابل قدر تھے

شیعوں میں سے بعض نے مشہور کیا کہ کعبہ میں کوئی بھی بت نہیں تھا-اس موقف کی وجہ یہ تھی کہ غالی شیعوں کے مطابق علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش کعبہ میں ہوئی- اس پر کہا جاتا ہے کہ بت کے سامنے پیدائش منقبت نہیں ہے-

یہاں راقم شیعہ کتب کے کچھ حوالے درج کرتا ہے

شیعہ کتاب حلیۃ الأبرار از السید ہاشم البحرانی میں ہے

هبل (بضم الهاء وفتح الباء) صنم للجاهلية قدم بها مكة عمرو بن بن لحى من الشام وكان حجرا أحمر أوورديا على صورة إنسان يده اليمنى مكسورة نصب في جوف الكعبة وقد جعلت له قريش يدا من ذهب

ھبل یہ انسان کی شکل کا تھا اس کو کعبہ کے وسط میں نصب کیا گیا تھا

بحار الأنوار از المجلسی میں ہے

وهبل صنم في الكعبة   کعبہ میں ھبل بت تھا

بحار الأنوار از المجلسی میں ہے

حليمة بنت أبي ذؤيب .... ودخل البيت وطاف بهبل وقبل رأسه

حلیمۃ بنت إبي ذؤيب بیت اللہ میں داخل ہوئی اور ھبل کا طواف کیا اور اس بت کے سر کو چوما

اس کے بر خلاف دو روایتوں میں ہے کہ ھبل کعبہ کے اوپر رکھا ہوا تھا

بحار الأنوار از المجلسی میں ہے

أبوبكر الشيرازي في نزول القرآن في شأن أميرالمؤمنين عليه السلام عن قتادة عن ابن

المسيب عن أبي هريرة قال : قال لي جابر بن عبدالله دخلنا مع النبي مكة وفي البيت

وحوله ثلاثمائة وستون صنما ، فأمر بها رسول الله صلى الله عليه واله فالقيت كلها لوجوهها ، وكان على البيت صنم طويل يقال له هبل

کعبہ پر بت تھا جس کو ھبل کہا جاتا تھا

اس روایت کی مکمل سند موجود نہیں ہے۔سند میں قتادہ بصری کا عنعنہ ہے جو مدلس ہے

جابر بن عبد اللہ نے ذکر کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ میں ٣٦٠ بت تھے پس رسول اللہ نے حکم کیا تو سب منہ کے بل گرا دیے گئے اور بیت اللہ پر ایک طویل بت تھا جس کو ھبل کہا جاتا تھا

علل الشرایع للشیخ الصدوق کی ایک روایت میں ہے کہ حاجی باب بنی شیبۃ سے مسجد الحرام میں داخل ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٢٠ حج کیے اور ہر بار اس مقام پر پیشاب کیا کیونکہ علی نے کعبہ کی چھت پر سے ھبل کو گرا کر یہاں دفن کیا تھا

حدثنا محمد بن أحمد السناني وعلي بن أحمد بن محمد الدقاق والحسين بن ابراهيم بن أحمد بن هشام المكتب وعلي بن عبدالله الوراق وأحمد بن الحسن القطان رضي الله عنهم قالوا: حدثنا أبوالعباس أحمد بن يحيى زكريا القطان قال: حدثنا بكر بن عبدالله بن حبيب قال: حدثنا تميم بن بهلول عن أبيه عن أبي الحسن العبدي عن سليمان بن مهران قال: قلت لجعفر بن محمد (ع): كم حج رسول الله صلى الله عليه وآله؟ فقال: عشرين مستترا في حجة يمر بالمازمين فينزل فيبول فقلت: يابن رسول الله ولم كان ينزل هناك فيبول؟ قال: لانه أول موضع عبد فيه الاصنام، ومنه أخذ الحجر الذي نحت منه هبل الذي رمى به علي من ظهر الكعبة، لما علا ظهر رسول الله فامر بدفنه عند باب بني شيبة فصار الدخول إلى المسجد من باب بني شيبة سنة لاجل ذلك،

سند میں تمیم بن بہلول اہل تشیع میں مجہول ہے

لنک

http://qadatona.org/%D8%B9%D8%B1%D8%A8%D9%8A/%D8%A7%D9%84%D8%B1%D8%AC%D8%A7%D9%84/1925

مستدرکات علم رجال الحدیث - الشیخ علی النمازی الشاہرودی - ج ٢ - الصفحۃ ٣٧ میں موجود

کے کتب رجال میں اس پر کلام نہیں ملا

2295 – تميم بن بهلول:

لم يذكروه. روى الصدوق في التوحيد والخصال باسناده، عن بكر بن عبد الله بن حبيب، عنه، عن نصر بن مزاحم المنقرى رواية شرح الحجب.

اس کا کوئی ذکر نہیں کرتا

معلوم ہوا کہ یہ دعوی کہ کعبہ کی چھت پر بت نصب تھا صحیح سند سے معلوم نہیں۔اس کے بر خلاف کثیر صحیح روایات میں موجود ہی کہ کعبہ کے اندر یہ بت اس کے بیچوں بیچ نصب تھا اور اس کے نیچے ایک گڑھا تھا جس میں مال و دولت ڈالی جاتی تھی

* * *

اساف و نائل

واقعہ بیان کیا جاتا ہے عرب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو قبیلہ جرھم یا قریش کے دو معشوق اساف و نائل تانبے کے بت بنے نظر آئے، عربوں نے جاہلت میں اس کو اللہ کی نشانی سمجھ کر ان بتوں کی پوجا شروع کر دی - اساف کا بت کوہ صفا پر رکھ دیا اور نائل یا نائلہ کا بت کوہ مروہ پر–بعد میں بتایا گیا کہ یہ دونوں بت اس لئے بنے تھے کہ انہوں نے کعبہ میں زنا کا ارادہ کیا تھا لہذا عذاب کا شکار ہوئے (مسند البزار)-مسند الرویانی کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں قریشی تھے طواف کر رہے تھے ان دونوں نے خلوت گاہ کے لئے کعبہ کو لیا جسے ہی ایک نے دوسرے پر ہاتھ رکھا اللہ نے ان دونوں کو تانبے میں بدل دیا پھر جب لوگ کعبہ میں داخل ہوئے تو ان کو دیکھا اور بولے

لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ رَضِيَ أَنْ يُعْبَدَ هَذَانِ الْإِنْسَانَانِ لَمَا نَكَّسَهُمَا نُحَاسًا

اللہ ان دونوں انسانوں کی عبادت سے راضی ہے تبھی یہ تانبہ بن گئے

روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نائلہ جو عربوں کی دیوی تھی اس کو ایک عورت کہا-کتاب إخبار مكة وما جاء فيها من الأثار از الأزرقی کے مطابق رسول اللہ نے فرمایا

تِلْكَ نَائِلَةُ، قَدْ أَيِسَتْ أَنْ تُعْبَدَ بِبِلَادِكُمْ أَبَدًا

یہ نائلہ اس سے مایوس ہے کہ اس شہر (مکہ) میں واپس اس کی پوجا ہو

گویا نائلہ کوئی زندہ جن ہے

اس روایت کی سند میں مجہول راوی ہیں سند ہے حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنِ

الْوَاقِدِيّ، عَنْ أَشْيَاخِهِ یعنی واقدی اپنے بعض شیوخ سے روایت کرتے ہیں الذھبی کتاب تاریخ الاسلام میں ج ۲ ص ۵۵۴ پر اس روایت کو مُنْقَطِعٌ کہتے ہیں

دلائل النبوہ بیہقی میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَ: كَانَ صَنَمٌ مِنْ نُحَاسٍ، يُقَالُ لَهُ: إِسَافٌ، أَوْ نَائِلَةُ، يَتَمَسَّحُ بِهِ الْمُشْرِكُونَ إِذَا طَافُوا، فطَافَ رَسُولُ اللَّهِ وَطُفْتُ مَعَه، فَلَمَّا مَرَرْتُ مَسَحْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : " لا تَمَسَّهُ "، قَالَ زَيْدٌ فَطُفْتُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لأَمَسَّنَّهُ حَتَّى أَنْظُرَ مَا يَكُونُ، فَمَسَحْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : " أَلَمْ تُنْهَ؟ "

زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ نے کہا ایک بت تانبہ کا تھا جس کو اساف کہا جاتا تھا یا نائلہ اس کو مشرک چھوتے جب طواف کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور میں بھی (بچپن میں) ساتھ تھا پس جب اس کے پاس گزرا تو میں نے اس کو مسح کیا۔ رسول اللہ نے کہا اس کو مسح مت کر۔ زید نے کہا میں نے دل میں سوچا میں اس کو مسح کرتا ہوں دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے پس میں نے اس کو مسح کیا۔ رسول اللہ نے کہا میں نے کیا منع نہیں کیا تھا؟

سند میں ابا سلمة بن عبد الرحمٰن بن عوف ہے جس سے محمّد بن عمرو بن علقمة بن وقاص نے روایت کو لیا ہے۔ محمّد بن عمرو بن علقمة بن وقاص پر محدثین کی جرح ہے اس سے شواہد میں روایت لی گئی ہے

الذہبی نے کتاب دیوان الضعفاء والمتروکین وخلق من المجھولین وثقات فیہم لین میں کہا

حسن الحديث، متهم من صحح حديثه

قابل الزام ہے وہ جو اس کی حدیث کو صحیح کرے

* * *

ذو الخلصہ

دوس کا علاقہ مدینہ کے مشرق میں عمان میں تھا آجکل اس کو متحدہ امارت کہا جاتا ہے

روایت ہے

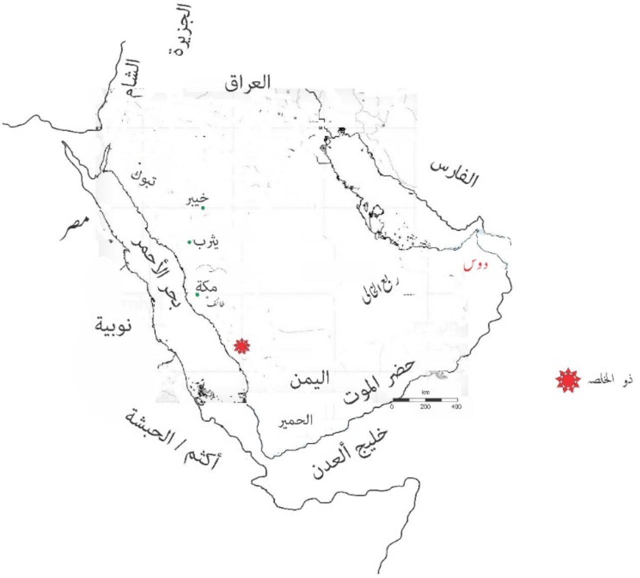

نقشہ ذو الخلصہ کے مندر کا مقام

صحیح بخاری میں ہے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ» وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ اليَمَانِيَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، قَالَ: وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي

صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا»، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ، وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا ' کہا ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا ' ان سے اسماعیل نے بیان کیا ' کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا ' کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوالخلصہ کو (برباد کر کے) مجھے راحت کیوں نہیں دے دیتے۔ یہ ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا ایک بت خانہ تھا اور اسے «کعبۃ الیمانیۃ» کہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا۔ یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے۔ لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا ' میں نے انگشت ہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرما ' اور اسے دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا ' اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے ' اور ذوالخلصہ کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگادی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر بھجوائی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد (ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ) نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا ' جب تک ہم نے ذوالخلصہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنادیا ' یا (انہوں نے کہا) خارش والے اونٹ کی طرح (مراد ویرانی سے ہے) جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلوں کے تمام لوگوں کے لیے پانچ مرتبہ برکتوں کی دعا فرمائی۔

صحیح بخاری ۴۳۵۷ میں موجود ہے

قَالَ: وَكَانَ ذُو الخَلَصَةِ بَيْتًا بِاليَمَنِ لِخَثْعَمَ، وَبَجِيلَةَ، فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ، يُقَالُ

لَهُ الكَعْبَةُ

اور ذُو الخَلَصَةِ کا مندر یمن میں خَثْعَمَ (قبیلہ) میں تھا اس میں بت نصب تھا جس کو کعبہ کہا جاتا تھا

الکلبی کی کتاب الاصنام میں ہے

وَهَدَمَ بُنْيَانَ ذِي الْخَلَصَةِ وَأَضْرَمَ فِيهِ النَّارَ فَاحْتَرَقَ

اور ذِی الخَلَصَةِ کے مندر کو بنیاد سے منہدم کر دیا گیا اور اس پر اگ لگا دی گئی جس میں یہ بھڑک گیا

یہ قول صحیح بخاری کی روایت کا شاہد ہے – یعنی بت مکمل معدوم ہوا

معجم قبائل العرب القديمة والحديثة از عمر بن رضا الدمشق (المتوفی: 1408ھ) کے مطابق

دَوْس بن عُدْثان: بطن من شنوءة، من الأزد، من القحطانية، وهم: بنو دوس بن عدثان بن عبد الله ابن زهران بن كعب بن الحارث بن كعب ابن عبد الله بن مالك بن نصر، وهو شنوءة بن الأزد

دَوْس بن عُدْثان یہ شنوءۃ کے بطن میں ہیں ازد میں سے

الإنباه علی قبائل الرواۃ از ابو عمر یوسف بن عبد اللہ القرطبی (المتوفی: 463ھ) کے مطابق

قَالَ ابْن إِسْحَاق هُوَ دوس بن عبد الله بن زهران بن الأزد بن الْغَوْث مِنْهُم أَبُو هُرَيْرَة والطفيل بن عَمْرو

ابن اسحاق نے کہا… دوس بن عبد اللہ بن زہران بن الأزد بن الْغَوْث وہ ہیں جن سے أَبُو هُرَيْرَة اور الطفيل بن عَمْرو ہیں

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسی علیہ السلام کے بارے میں خبر دی کہ ان کی شکل شنوءۃ کے مردوں جیسی تھی – یہ عرب قبیلہ ازد ہے جو آجکل عمان میں ہے

یاقوت کی معجم البلدان 3/368 میں ہے

«شنوءة مخلاف باليمن، بينها وبين صنعاء اثنان وأربعون فرسخًا، تنسب إليها قبائل من الأزد يقال لهم: أزد شنوءة»

شنوءۃ کا علاقہ یمن کے مخالف سمت پر ہے اور اس میں اور صنعاء میں ۴۲ فرسخ کا فاصلہ ہے اس کی نسبت قبیلہ ازد سے ہے جن کو اِزد شنوءۃ کہا جاتا ہے

یعنی شنوءۃ یا ازد یا دوس تو یمن سے بہت دور ہیں – تو اب سوال یہ ہے کہ ذوالخلصہ کا بت یمن سے عمان کیسے منتقل ہو گا جو قبیلہ ماضی میں بھی اس بت کو نہ پوجتا ہو وہ آخر کس طرح ایک اجنبی قبیلہ کے بت کو پوجے گا؟

مسند احمد میں ہے جس کو شعیب الأرنؤوط نے صحیح کہا ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ " وَكَانَتْ صَنَمًا يَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا قیامت برپا نہ گی حتی کہ دوس کی عورتوں کے کولہے ذِي الْخَلَصَةِ کے گرد تھرکیں گے اور یہ بت تھا جس کی دوس جاہلیت میں تبالہ میں عبادت کرتے تھے

کتاب قلائد الجمان في التعريف بقبائل عرب الزمان از ابو العباس احمد بن علی القلقشندی (المتوفى: 821هـ) میں ہے

قال في العبر: وبلاد خثعم مع إخوتهم بجيلة بسروات اليمن والحجاز إلى تبالة، وقد افترقوا أيضاً أيام الفتح الإسلامي فلم يبق منهم في مواطنهم إلا قليل.

العبر میں ہے کہ خثعم کے شہر ان کے بھائیوں کے ساتھ بجلیہ میں یمن میں ہے اور حجاز میں تبالہ تک ہے اور اسلام کی فتح کی بدولت یہ بکھر گئے اور اب یہ اپنے علاقہ میں نہیں سوائے چند کے

مسند احمد کی تعلیق میں شعیب الأرنؤوط نے متضاد بات لکھی ہے

"تبالة": موضع باليمن، قال القاضي إسماعيل الأكوع في "البلدان اليمانية" ص 56: تبالة بلدة عامرة، كانت مركز ناحية خَثْعَم من عَسِير، وتقع إلى الغرب من بيشة. وانظر "الأماكن" للحازمي 1/153 بتعليق الأستاذ حمد الجاسر.

تبالة یہ یمن میں جگہ ہے -بقول القاضي إسماعيل الأكوع کے ... تبالة ایک آباد شہر ہے جو خُثعَم من عَسِیر کے علاقہ کے قرب میں ہے اور بیشة کے غرب میں ہے

الجامع الصحیح للسنن والمسانید کے مولف صہیب عبد الجبار نے لکھا ہے

تَبَالَةَ : قَرْيَة بَيْنَ الطَّائِف وَالْيَمَن

تَبَالَةَ ایک قریہ ہے الطَّائِف اور الْيَمَن کے درمیان

تَبَالَةَ بحر احمر کے پاس ہے اور دوس کا علاقہ خلیج العرب کے پاس یعنی ایک مشرق میں ہے تو دوسرا مغرب میں ہے

ہواتف الجنان از ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد بن سہل بن شاکر الخرائطی (المتوفی : 327ھـ) میں مجہولین کی سند سے ہے

حدثنا عبد الله بن محمد البلويّ، بمصر، قال: ثنا عُمارة بن زيد، حدثني عيسى بن زيد، عن صالح بن كيسان، عَمَّن حدّثه، عن مرداس بن قيس الدَّوسيّ، قال: حضرتُ النّبي الله عليه وسلّم، وقد ذُكرت عنده الكناهة، وما كان من تعبيرها عند مخرجِهِ. فقلت: يا رسولَ الله، قد كان عندنا من ذلكَ شيءٌ، أُخبرك أَنَّ جاريةً منّا يقال لها خلصَة، لم نعلمْ عليها إِلاَّ خيراً، إِذا جاءَتنا فقالت: يا معردوس، العَجَبَ العَجَب لِمَا أَصابني! هل علمتم إلاّ خيراً؟ قلنا: وما ذاك؟ قالت: إنّي لفي غنمي، إذا غشيتني ظلمةٌ، ووجدت كحسِّ الرجل مع المرأة، فقد خشيت أن أكون قد حبلت. حتى إذا دنت ولادتها، وضعت غلاماً أغضف له أذنان كأذني الكلب، فمكث فينا حتى إنه ليلعب مع الغلمان، إذا وثب وثبةً، وألقى إزاره، وصاح بأعلى

صوته، وجعل يقول: يا ويله يا ويله، يا عوله يا عوله، يا ويل غنم، ويا ويل

فهم، من قابس النار "من الرجز":
الخيلُ واللهِ وراءَ العقبة ... فيهنّ فتيانٌ حِسانٌ نَجَبَه
قال: فركبنا وأخذنا الأداة، وقلنا: ويلك ما ترى؟ قال: هل من جاريةٍ طامث؟
قلنا: ومن لنا بها؟ فقال شيخٌ منّا: هي والله عندي، عفيفة الأمّ. فقلنا: فجعلها؛ وأتى بالجارية، وطلع الجبل، وقال للجارية: اطرحي ثوبك واخرجي في وجوههم.
وقال للقوم: اتبعوا أثرها. وصاح برجل منّا يُقال له: أحمر بن حابس، فقال:
يا أحمر بن حابس، عليك أول فارسٍ.
فحمل أحمر فطحن أول فارس فصرعه، وانهزموا وغنمناهم. قال: فابتنيا عليه بيتاً وسميناه: ذا الخلصة. وكان لا يقول لنا شيئاً إلاّ كان كما يقول. حتى إذا كان مبعثك يا رسول الله، قال لنا يوماً: يا معشر دوس نزلت بنو الحارث بن كعب فاركبوا، فركبنا، فقال لنا: أكدسوا الخيل كدساً، واحشوا القوم رمساً، القوهم غُدَيَّة، واشربوا الخمر عشيَّة.
مرداس بن قیس الدَّوسیّ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ان سے کہانت کا ذکر کیا اور یہ کہ اس کی تعبیر کیسے کی جاتی ہے جو اس میں نکلتا ہے پس میں نے کہا اے رسول اللہ ہمارے پاس کہانت جیسی چیز تھی، میں آپ کو خبر کرتا ہوں۔ ہمارے ہاں (یعنی قبیلہ میں) ایک لڑکی تھی اس کو خلصۃ کہتے تھے، ہم اس میں صرف خیر دیکھتے تھے جب ہم اس کے پاس جاتے تو کہتی: اے دوس والوں عجب پر عجب ہوا، جو مجھے ہوا۔ کیا تم کو مجھ میں خیر کے سوا کچھ معلوم ہے؟ ہم نے کہا کیا ہو گیا؟ بولی: میں اپنے ریوڑ کے ساتھ تھی جب ایک سایہ نے مجھ کو ڈھانپ لیا اور مجھ کو وہ حس ہوئی جو ایک عورت کو مرد سے ہوتی ہے۔ پس میں ڈر گئی کہ میں اس سے بندھ گئی ہوں یہاں تک کہ میں نے اس کی اولاد کو جنا۔ وہ ایک لڑکا تھا جس کے کان کتے جیسے تھے وہ ہمارے ساتھ رہا یہاں تک کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلتا اور جب وہ اچھلتا تو آزار پھینکتا اور چیختا اونچی آواز سے اور کہتا بر بادی بر بادی ... ہم نے کو پکڑا اور پوچھا کیا ہوا کیا دیکھا؟....... ہم نے اس کے گھر کو: ذا الخلصۃ کا نام دیا

اور ہم جو پوچھتے وہ لڑکا بتا دیتا

یہ قصہ منکر ہے البتہ اس قصہ کو گھڑا گیا تا کہ بتایا جا سکے کہ تبالہ میں بت پرستی اس لئے شروع ہوئی کیونکہ وہاں ایک جن کا بچہ کہانت کرنے لگا تھا۔راقم کہتا ہے یہ ممکن نہیں کہ جنات عورتوں سے عمل جنسی کر سکیں اور یہ قصہ محض ایک گھڑنٹ ہے

الإصابة في تمييز الصحابة میں ابن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) نے اس قصہ کا ذکر کیا اور کہا

وعيسى أظنه ابن دأب، وهو كذّاب

عیسیٰ پر میرا گمان ہے کہ یہ عیسیٰ بن دإب ہے جو کذاب ہے

راقم کہتا ہے سند میں عبد اللہ بن محمد البلوی بھی ہے- الدارقطنی نے کہا : يضع الحديث حدیث گھڑتا ہے

راقم کہتا ہے سند میں تحریف یا خطا بھی ہے-اصل میں راوی عیسی بن یزید بن بکر بن داب ہے جو صالح بن کیسان سے روایت کرتا ہے

قَالَ الْبُخَارِيُّ وَيُقَالُ: هُوَ ابْنُ دَابٍ ، فَإِنْ كَانَ ابْنُ دَابٍ فَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

امام بخاری کا کہنا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے

خلف الاحمر نے کہا : كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ حدیث گھڑتا ہے

خلف الأحمر نے کہا : آفتنا بين المشرق والمغرب ابن داب , يضع الحديث بالمدينة

مشرق و مغرب کے درمیان یہ ہمارے لئے فتنہ ہے مدینہ میں ہی حدیث گھڑتا ہے

اشکال

اشکال یہ ہے کہ بعض محققین کے مطابق مقام تبالہ حجاز میں خود قبیلہ خثعم والے باقی نہیں دوم ذِي الْخَلَصَةِ کے بت کو توڑ کر اصحاب رسول نے جلا دیا تو واپس اس کی پرستش کا اجراء اب کیسے ممکن ہے جبکہ یہ معدوم ہو چکا ہے؟

وہابیوں کی کتاب عنوان المجد فی تاریخ نجد از عثمان بن عبد اللہ ابن بشر کے مطابق

حوادث سنۃ 1230ھ ط 4 الجزء الأول صفحہ ۳۷۲ پر امیر عبد العزیز بن محمد بن سعود کے لئے لکھا ہے

http://ia800205.us.archive.org/7/items/omftn/omftn1.pdf

http://www.ahlalhdeeth.com/vb/showthread.php?t=100576

(ثم إن محمد علي وعساكره رحلوا من تربة في الحال وساروا إلى بيشة ، ونازلوا أكلب وأطاعوا لهم ، ثم سار منها إلى تبالة ، وهي البلد التي هدم المسلمون فيها ذا الخلصة زمن عبدالعزيز بن محمد بن سعود ، وهو الصنم الذي بعث إليه النبي صلى الله عليه وسلم جرير بن عبدالله البجلي فهدمه ، فلما طال الزمان أعادوه وعبدوه ، فنازلوا شعلان أمير الفزع وشمران ... الخ).

پھر یہ آگے بڑھے تبالۃ کی طرف یہ وہی شہر ہے جس میں ذو الخلصۃ کو منہدم کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا پھر اس پر ایک زمانہ گزرا اور انہوں نے اس ذو الخلصۃ کی عبادت کا اعادہ کیا پس ان پر امیر عبد العزیز بن محمد بن سعود کا نزول ہوا

یعنی عبد العزیز بن محمد بن سعود کے دور میں اس بت ذا الخلصۃ کو پاش کیا گیا اس طرح ان وہابیوں کے مطابق حدیث رسول سچ ہوئی وہاں سیاسی مخالفین کو قتل کر دیا گیا کہ یہ اس بت کی پوجا کر رہے تھے

اس واقعہ کا ذکر عصر حاضر میں ایک کتاب میں بھی کیا گیا ہے

Even after the idol was destroyed by Muhammad's followers, the cult of Dhul Khalasa was resurrected and worshipped in the region until 1815, when members of the Sunni Wahhabi movement organised military campaigns to suppress remnants of pagan worship. The reconstructed idol was subsequently

destroyed by gunfire.

S. Salibi, Kamal (2007). Who Was Jesus?: Conspiracy in Jerusalem. Tauris Parke Paperbacks. p. 146.

راقم کہتا ہے وہ مندر جس کو مسمار کیا گیا وہ الكعبة اليمانية کہلاتا تھا جو یمن کی طرف تھا جہاں جریر بن عبد الله البجلی رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا تھا–اب سوال یہ ہے کہ جو بت یمن میں ہو اس کو تبالہ میں سن ۱۲۳۰ھ میں کوئی کیوں پوج رہا تھا؟ کیا صحابی نے اس بت کو مکمل مسمار نہیں کر دیا جیسا کہ صحیح بخاری کی ہی حدیث میں ہے

کتاب الأصنام از کلبی (المتوفى: 204هـ) کے مطابق

وَذُو الخلصة الْيَوْم عتبَة بَاب مَسْجِد تبَالَة

آج (مندر ذُو الخلصة) مسجد تبالہ کے داخلہ پر ہے

یعنی یہ مقام جہاں مندر تھا اب وہاں مسجد تبالہ ہے

وہابیوں کے بقول اس حدیث کی پیشن گوئی پوری ہوئی ان عربوں کو قتل کیا جا چکا ہے

اور اہل حدیث اس حدیث کو ابھی تک بیان کرتے ہیں–

اب اس سوال کی طرف آتے ہیں کہ ذو الخلصہ یا ذی الخلصة لیکن کیا تھا؟ ذو الخلصہ پر کلبی نے لکھا ہے

كان مروة بيضاء منقوشة، عليها كهيئة التاج

یہ سفید سنگ مرمر تھا جس پر نقش تھے اور اس پر تاج بنا تھا

الکامل از ابن اثیر کے مطابق

وَكَانَ مِنْ حَجَرٍ أَبْيَضَ بِتَبَالَةَ

ذی الخلصة ایک سفید پتھر تھا

ابن اسحاق کی روایت کے مطابق

*[1]

ویصبون علیہ اللبن

اس پر دودھ کا چڑھاوا دیا جاتا تھا

تاریخ العرب القدیم از توفیق برو، دار الفکر کے مطابق

أما عن حضارة دولة كندة فإنها لم تترك من الآثار الحضرية شيئًا سوى ذكرى شاعرها الكبير امرئ القيس وقصائده الشهيرة، إذ لم يكن لها مدن ولا حصون ولا قصور جديرة بالخلود، إنما الذين قاموا عليها كانوا بدوا حافظوا على نظم البداوة وتقاليدها، واستعملوا الخيام مساكن لهم، ولم يستقروا في حاضرة معينة، أما ديانتهم فكانت وثنية، من أصنامهم ذو الخلصة. على أن اليهودية قد تسربت إلى بعضهم

مملکت کندہ کے جو اثار ہیں ان کا ذکر صرف امرئ القیس کے شعروں اور قصوں میں ہے... ان کا دین بت پرستی تھا اور بتوں میں ذو الخلصۃ تھا اور ان بتوں بعض بت یہودوں میں بھی آ گئے تھے (یعنی یہودی بھی ان کی پوجا کر رہے تھے)

ہندوستان میں امر ناتھ مندر جو جموں میں غار میں ہے اس میں سفید شوالنگم کی پوجا ہوتی ہے—راقم کا گمان ہے کہ ذو الخلصۃ بھی شوالنگم کی کوئی قسم تھا— ممکن ہے کہ یہ حدیث خبر ہے عرب میں ویدانت پھیلے گا

* * *

الشعری

احادیث صحیحیہ کے مطابق مشرکین مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طنزیہ نام ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ رکھا ہوا تھا — یہ نام أَبِي كَبْشَةَ پر اس لئے لیا گیا تھا کیونکہ أَبِي كَبْشَةَ الشعری کا پجاری تھا اور بت پرستی کے خلاف تھا — مشرکین مکہ دوسری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بت پرست کے مخالف کے طور پر جانتے تھے لہٰذا ان کو لگا کہ یہ دونوں اپس میں ملے ہوئے ہیں یا کم از کم متاثر ضرور ہیں

قال الفرزدق:

وأوقدت الشعرى مع الليل نارَها   وأضحت محولاً جلدها يتوسّف

الفرزدق شاعر نے کہا

اور الشعری کی اگ سے شب روشن ہوئی

العبور بھی الشعری کا ہی نام ہے جس کا انگریزی میں نام

Sirius

ہے — عرب مشرکوں میں الشعری العبور کو پوجا جاتا تھا جس کو بعض اوقات الشعری الیمانیہ بھی کہا جاتا تھا اور علم فلکیات جو عربوں میں ہے اس کے مطابق الشعری کو اورائیان

Orion

سے ملا کر ایک کتے کی شکل دی گئی تھی

غریب الحدیث از إبراهيم بن إسحاق الحربي أبو إسحاق میں ہے

وَالشِّعْرَى: كَوْكَبٌ يَتْلُو الْجَوْزَاءَ , وَهِيَ الشِّعْرَى الْعَبُورُ

اور الشعری یہ الْجَوْزَاء کا تارا ہے اور یہی الشِّعْرَى الْعَبُورُ ہے

لسان العرب از ابن منظور میں ہے

وأَما العَبور فَهِيَ مَعَ الجوْزاء تكونُ نيِّرةً، سُمّيت عَبوراً لأَنها عَبَرت المَجَرَّةَ

اور العبور یہ الجوُزاء کے ساتھ ایک کوکب ہے اس کو عبور کرنے والی کہتے ہوں کیونکہ یہ ملکی وے کو عبور کرتی ہے

دیکھنے والی آنکھ کو لگتا ہے کہ الشعری آسمان میں ملکی وے میں سے گزر رہا ہے

الشعریOrion

ابن الأئير في "النهاية" 4/144: كان المشركون ينسُبون النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى أبي كبشة، وهو رجل من خُزاعة خالف قريشاً في عبادة الأوثان، وعَبَد الشعرى والعَبُور، فلما خالفَهم النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في عبادة الأوثان شبهوه به.

النہایہ میں ابن اثیر نے لکھا ہے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابی کبشہ سے نسبت دیتے جو بنو خُزاعۃ کا ایک شخص تھا اور بتوں کی عبادت پر قریش کا مخالف تھا اور یہ الشعری اور العَبُور کا پجاری تھا- پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بتوں کی مخالفت کی تو قریش کو اس پر شبہ ہوا

مجمع بحار الأنوار فی غِرائب التنزیل و لطائف الأخبار از جمال الدین، محمد طاہر بن علی الصدیقی الہندی الفَتَّنِی الکجراتی (المتوفی: 986) میں ہے

وقيل: إنه كان جد النبي صلى الله عليه وسلم من قبل أمه فأرادوا أنه نزع في الشبه إليه.

کہا جاتا ہے کہ یہ ابی کبشہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی والدہ کے خاندان سے نانا تھا پس قریش نے ارادہ کیا کہ اس مشابہت پر نبی سے جھگڑا کریں

المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث از محمد بن عمر بن إحمد بن عمر بن محمد

الأصبهاني المديني، أبو موسى (المتوفى: 581هـ) میں ہے

وقيل: بل أَبُو كَبْشَة كُنيةُ زوجِ حَلِيمةَ حاضِنَةِ النّبيّ – صلى الله عليه وسلم

أَبُو كَبْشَة کہا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حلیمہ کے شوہر کی کنیت تھی

صحیح بخاری میں ہے

ہم کو ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں اس حدیث کی شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے یہ حدیث سنی۔ انہیں عبیداللہ ابن عبداللہ ابن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباس سے ابوسفیان بن حرب نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بلانے کو بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لیے ملک شام گئے ہوئے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی عہد کیا ہوا تھا۔ جب ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیاء پہنچے جہاں ہرقل نے دربار طلب کیا تھا۔ اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ (علماء وزراء امراء) بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے ان کو اور اپنے ترجمان کو بلوایا۔ پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا زیادہ قریبی عزیز ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ (یہ سن کر) ہرقل نے حکم دیا کہ اس کو (ابوسفیان کو) میرے قریب لا کر بٹھاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کی پیٹھ کے پیچھے بٹھا دو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) حالات پوچھتا ہوں۔ .... ۔ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ خط ہے شاہ روم کے لیے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں آپ کے سامنے دعوت اسلام پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ اسلام لے آئیں گے تو (دین و دنیا میں) سلامتی نصیب ہو گی۔ اللہ آپ کو دوہرا ثواب دے گا اور اگر آپ (میری دعوت سے) روگردانی کریں گے تو آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ ہی پر ہو گا۔ اور اے اہل کتاب! ایک ایسی بات پر آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے

درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب بنائے۔ پھر اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے) منہ پھیر لیں تو (مسلمانو!) تم ان سے کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک اللہ کے اطاعت گزار ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں: جب ہرقل نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے ارد گرد بہت شور و غوغہ ہوا، بہت سی آوازیں اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا (دیکھو تو) اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب غالب ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ نے مجھے مسلمان کر دیا

مکہ میں سورہ نجم سن کر سب مشرک سجدے میں چلے گئے کیونکہ اس میں یہ آیت تھی

وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى

اور اللہ تعالی ہی الشِّعرَی کا رب ہے

اس وقت مشرک سورہ نجم کے مضامین سے اتفاق کر رہے تھے کہ اللہ تعالی ہی آسمان و زمین کو کنٹرول کر رہا ہے اور وہ واقعی فرشتوں کو اللہ کی شفاعت کی بنا پر پکار رہے ہیں اور یہ التباس بھی دور ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر ابی کبشہ سے ملے ہوئے ہیں بلکہ ان کے نزدیک الشعری تو مخلوق ہے – لیکن بعد میں مشرکوں کو احساس ہوا کہ ان کی مکہ پر اجارہ داری کا کوئی جواز ہی نہیں رہے گا اگر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مان لیں

راقم سمجھتا ہے کہ ابی کبشہ الروحانیت یا الصابئۃ میں سے کسی مذھب پر تھا اور یہی قدیم مصریوں کا مذھب تھا

الشہر ستانی (المتوفی: 548ھـ) نے کتاب الملل والنحل میں الروحانیات کے نام سے ایک دین کا ذکر کیا ہے جو یونانی و عرب مشرکوں میں مروج تھا – یہ عناصر کی اور اجرام فلکی میں سات کی پوجا کرتے اور ان کے ہیکل تعمیر کرتے تھے – ان میں اور حنفاء عرب میں

اختلاف تھا—دونوں اگرچہ بت پرستی کے خلاف تھے لیکن حنفاء کے نزدیک روحانیت والے بھی گمراہ تھے اور مشرکین عرب بھی

الروحانیات والوں کے نزدیک تمام اجرام فلکی کے اندر روح ہے اور ہر وہ چیز جو آسمان سے زمین پر آئے اس میں بھی روح ہے یہاں تک کہ بارش، قوس قزح، بجلی کی کڑک، برق، ملکی وے وغیرہ تک کے لئے یہ ہیکل بناتے تھے—یہ ہرمس: شیث، وإدریس علیہما السلام کے وجود کے قائل تھے—روحانیت والے اگرچہ بت نہیں تراشتے تھے لیکن اجرام و عناصر کے لیے ہیکل بناتے تھے

الشہرستانی نے ان کا شمار عبدة الکواکب ستارہ پرستوں میں کیا ہے—ان کے نزدیک جسم انسانی بھی ہیکل کی مانند ہے کہ وکأن إعضاء نا السبعة ہیاکلہ ہمارے إعضاء سات ہیکل ہیں یا جسم انسانی ایک ٹیمپل ہے جس میں آسمانی ستارہ کی روح اتی ہے

الملل والنحل از إبو الفتح محمد بن عبد الکریم بن إبی بکر إحمد الشہرستانی (المتوفی: 548ھـ) میں ہے

قالت الصابئة: الروحانیون متخصصون بالہیاکل العلویة، مثل زحل، والمشتری، والمریخ، والشّمس، والزہرة، وعطارد، والقمر، وہذہ السیارات کالأبدان والأشخاص بالنسبة إلیہا

الصابئة کہتے ہیں کہ الروحانیون وہ ہیں جو آسمانی سیاروں یعنی زحل، والمشتری، والمریخ، والشّمس، والزہرة، وعطارد، والقمر کے لئے ہیکل مخصوص کرتے ہیں اور یہ اجسام فلکی اصل میں بعض اشخاص و بدنوں کی سواری ہیں

اغلبًا الروحانیات، قوم نوح کا ہی کوئی فرقہ ہے جن کے ہاں اجرام فلکی پر اولیاء اللہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے لئے یہ ہیکل زمین پر بناتے تھے۔ راقم کے نزدیک اہرام مصر کا تعلق اسی فرقہ الروحانیات سے ہے جو مصر میں قوم فرعون سے قبل الروحانیات والے بنا چکے تھے اور پھر طوفان نوح میں یہ لوگ معدوم ہو گئے

الصابئة بھی اسی قسم کے کسی عقیدے پر تھے الشہرستانی نے ذکر کیا کہ ان کے نزدیک وہیکل زحل مسدس، وہیکل المشتری مثلث، وہیکل المریخ مربع مستطیل، وہیکل الشّمس

مربع، وہیکل الزہرۃ مثلث فی جوف مربع، وہیکل عطارد مثلث فی جوفہ مربع مستطیل، وہیکل القمر مثمن.

زحل کا ہیکل مسدس ہوگا یعنی چھ دیوار والا

مشتری کا تین دیوار والا مثلث

مریخ کا مستطیل

سورج کا چوکور

زہرہ کا بیچ میں مثلث لیکن نیچے سے مربع

عطارد کا بیچ میں مثلث اور مربع و مستطیل ہوگا

چاند کا ہیکل آٹھ دیوار والا ہوگا

حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة از عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى : 911هـ) میں مصر کے اہرام کی خبر ہے کہ

والقبط تزعم أنهما والهرم الصغير الملون قبور، فالهرم الشرقي فيه سوريد الملك، وفي الهرم الغربي أخوه هرجيب، والهرم الملون فيه أفريبون (1) ابن هرجيب.

والصائبة تزعم أن أحدهما قبر شيث، والآخر قبر هرمس، والملون قبر صاب بن هرمس؛ وإليه تنسب الصابئة، وهم يحجون إليها، ويذبحون عندها الديكة والعجول السود، ويبخرون بدخن. ولما فتحه المأمون، فتح إلى زلاقة ضيقة من الحجر الصوان الأسود الذي لا يعمل فيه الحديد، بين حاجزين ملتصقين بالحائط، قد نقر في الزلاقة حفر يتمسك الصاعد بتلك الحفر، ويستعين بها على المشي في الزلاقة لئلا يزاق، وأسفل الزلاقة بئر عظيمة بعيدة القعر. ويقال: إن

أسفل البئر أبواب يدخل منها إلى مواضع كثيرة، وبيوت ومخادع وعجائب، وانتهت بهم الزلاقة إلى موضع مربع في وسطه حوض من حجر جلد مغطى، فلما كشف عنه غطاؤه لم يوجد فيه إلا رمة بالية.

قبطیوں کا دعوی ہے کہ اہرام مصر قبریں ہیں پس جو مشرقی طرف ہے یہ شاہ سورید کی ہے اور غربی اس کے بھائی ہرجیب کی قبر ہے اور رنگ والا ہرم فریبون ابن ہرجیب کی قبر ہے اور الصائبۃ کا دعوی ہے کہ ایک ان میں سے شیث کی قبر ہے اور دوسری ہرمس کی اور رنگ والے میں صاب بن ہرمس کی قبر ہے –اور اس سے ہی الصائبۃ منسوب ہیں یہ وہاں حاجت مانگتے ہیں وہاں کالے بچھڑے اور مرغیاں ذبح کرتے ہیں اور دھونی دیتے ہیں پس جب مامون نے اس کو کھولا تو اس میں پھسلاو تک چلا گیا وہاں کالے پتھر تھے جن پر لوہا کا عمل نہ ہوتا تھا.. اور جب وہاں اس کے وسط میں آئے تو ایک حوض ملا جو ڈھکا ہوا تھا اس کو کھولا تو اس میں سوائے گلی سڑی رسی کچھ نہ تھا

اہرام مصر کا تعلق شیث سے تھا اور الصائبۃ وہاں پوجا کرتے تھے

* * *

حواشی

(ا)

بنو امیہ اور بنو عباس کے دور سے مسلمان انڈیا میں آباد ہو رہے تھے اور وہاں مسجدیں بھی قائم کر رہے تھے۔ سلطان غزنوی، افغانستان غزنی سے نکلا تھا اور وہاں سے گجرات تک لاتعداد مندر آتے ہیں۔اس نے ان میں کسی بھی مندر کو یا بت کو مسمار نہ کیا اور انڈیا کے اور بھی مشہور مندروں کو چھوڑ کر وہ سومنا تھ پہنچا۔انڈیا کی تاریخ کی پروفیسر رومیلا تھاپر

Prof Romila Thapar

کے مطابق سلطان غزنوی گجرات مندر لوٹنے یا بت توڑنے کے مقصد سے نہیں آیا تھا وہ مسجد کی تعمیر پر پابندی کا قضیہ مٹانے آیا تھا۔پروفیسر رومیلا تھاپر کے بقول سومنات کا مندر اصل میں مسجد کا جھگڑا تھا کیونکہ سومنات کی حکومت نے ایک افغانی/ایرانی مسلمان کو مسجد کی جگہ بیچی لیکن بعد میں زمین دینے سے انکار کر دیا۔دوم مندر وقت کے ساتھ خستہ حال ہوا نہ کہ کسی کے تباہ کرنے کی وجہ سے۔گجرات کے علاقے کے جین مذھب کی کتب میں کہیں نہیں لکھا کہ سومنات کا مندر توڑا گیا تھا بلکہ ان کے مطابق مندر وقت کے ساتھ خستہ حال ہوا تھا

https://www.youtube.com/watch?v=HdX0Xe6fC14

اسلامی مصادر میں اس حوالے سے تضاد ہے کہ مندر میں بت کس حال میں تھا۔بت مندر کے فرش پر نصب تھا یا معلق تھا وغیرہ۔راقم کہتا ہے اس میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ یہ بت مرد کا تھا اور عورت کا نہیں تھا بعض لوگوں نے سوم ناتھ کو یعنی

Lord Som

چاند دیو

کو معرب کر کے سمجھا کہ سوم ناتھ کا نام سومناۃ تھا۔یہ نام سننے میں جاہلی دور کی دیوی

مناۃ جیسا ہے لہذا یہ مندر کسی دیوی کا ہو گا - یہ شوشہ اغلباً کسی مستشرق نے چھوڑا - اس پر تصور پر کوئی دلیل نہیں ہے - مناۃ کی پوجا مکہ میں نہیں بلکہ جدہ میں کی جاتی تھی - مکہ میں عزی پوجا جاتی تھی - محمود غزنوی المتوفی ۱۰۳۰ع کے دور کے ایک فارسی شاعر فرخی سیستانی المتوفی ۱۰۳۷ ع بمطابق 428 ہجری نے اپنے اشعار میں کہا

کسی کہ بتکدہی سومنات خواہد کند
بہ جستگان نکند روزگار خویش ہدر

ملک ہمی بہ تبہ کردن منات شتافت
شتاب او ہم ازین روی بودہ بود مگر

منات ولات و عزی در مکہ سہ بت بودند
ز دستبرد بت آرای آن زمان آزر

ہمہ جہان ہمی آن ہر سہ بت پرستیدند
جز آن کسی کہ بدو بود از خدای نظر

ان اشعار میں شاعرانہ انداز میں کہا گیا ہے کہ بت پرستی آزر (والد ابراہیم) کے دور سے ہو رہی ہے اور مکہ میں منات ، عزی اور لات تک کی پوجا ہوتی تھی - اس اشعار میں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ منات کا بت عرب سے اسمگل کر کے انڈیا میں گجرات کے ساحل پر لایا گیا اور وہاں پوجا ہونے لگی - اسلامی تاریخ کے مطابق سومنات پر کسی دیوی کی نہیں بلکہ سوم ناتھ کی پوجا کی جاتی تھی جو ایک مرد کی شکل کا دیوتا تھا یعنی اس مندر میں چندر دیو کی پوجا ہوتی تھی - تقسیم بند کے بعد انڈیا کی حکومت نے تاریخ کو مسخ کر کے سومناتھ کو ایک دیوی یعنی عورت کا مندر بنا دیا جبکہ یہ مندر عورت سے منسوب نہیں تھا

تین دیویاں

[1] صحیح بخاری کی حدیث ہےحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ، حَدَّثَنَا أَبُو الجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ: {اللَّاتَ وَالعُزَّى} [النجم: 19] «كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الحَاجِّأَبُو الجَوْزَاءِ کہتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا {اللَّاتَ وَالعُزَّى} [النجم: 19] اللہ کے قول پر کہا کہ اللَّاتُ ایک شخص تھا جو حاجیوں کو ستو پلاتا تھااس کی سند میں أَبُو الجَوْزَاءِ ہے جس کا نام أَوْس بن عبد الله یا أَوْس بن خَالِد لیا جاتا ہےالکامل از ابن عدی کے مطابقسَمِعْتُ مُحَمد بْنَ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ يَقُولُ: قَالَ البُخارِيّ أوس بْن عَبد الله الربعي أبو الجوزاء البصري فِي إسناده نظرمحمد بن احمد بن حماد کہتے ہیں بخاری نے کہا أوس بْن عَبد الله الربعي أبو الجوزاء البصري کی اسناد پر نظر ہےبخاری تاریخ الکبیر میں کہتے ہینوَقَالَ لَنَا مُسَدد: عَنْ جَعفَر بْنِ سُلَيمان، عَنْ عَمرو بْنِ مَالِكٍ النُّكرِي، عَنْ أَبي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: أَقَمْتُ مَعَ ابْنِ عَبّاس، وَعَائِشَةَ، اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً، لَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةٌ إلاَّ سألتُهم عَنْها. قَالَ مُحَمد: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.مسدد نے جعفر سے انہوں نے َعمرو بْنِ مَالِكٍ النُّكرِي سے انہوں نے أَبي الْجَوْزَاءِ سے روایت کیا کہ میں ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ ١٢ سال رہا قرآن کی کوئی ایسی آیت نہیں جس پر ان سے سوال نہ کیا ہو – امام بخاری نے کہا اس کی اسناد پر نظر ہےلگتا ہے بخاری سے تسامح ہوا اور أَبُو الجَوْزَاءِ کی روایت صحیح بخاری میں نقل ہوئی کیونکہ صحیح میں أَبُو الجَوْزَاءِ کی یہ واحد روایت ہے- ابن حجر تہذیب التہذیب میں کہتے ہیں وقول البخاري في إسناده نظر ويختلفون فيه إنما قاله عقب حديث رواه له في التاريخ من رواية عمرو بن مالك البكري, والبكري "ضعيف عنده" وقال ابن عدي: "حدث عنه عمرو بن مالك قدر عشرة أحاديث غير محفوظة وأبو الجوزاء روى عن الصحابة وأرجو أنه لا بأس به ولا يصح روايته عنهم أنه سمع منهم وقول البخاري في إسناده نظر يريد أنه لم يسمع من مثل بن مسعود وعائشة وغيرهما إلا أنه ضعيف عنده وأحاديثه مستقيمة".اور بخاری کا قول اس کی اسناد میں نظر ہے اور اس پر اختلاف کیا ہے بے شک انہوں نے تاریخ الکبیر میں اس کی روایت جو عمرو بن البکری سے ہے اس کے بعد کہا یہ کہا ہے اور البکری ہی ضعیف ہے اور ابن عدی نے کہا ہے کہ ان سے البکری نے دس روایات بیان کی ہیں جو محفوظ نہیں اور ابو الجوزاء صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور امید ہے کہ ان میں کوئی برائی نہیں اور ان کی روایت ان سے صحیح نہیں اور بخاری کا کہنا ان کی اسناد پر نظر ہے تو اس سے مراد ہے کہ انہوں نے ابن مسعود اور عائشہ اور دیگر سے نہیں سنالیکن بخاری نے تاریخ الکبیر میں ابن عباس سے اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے سننے پر اسنادہ نظر کہا ہے لہذا

معاملہ واضح نہیں رہا کیونکہ لات والی روایت ابن عباس سے ابو الجوزاء نے بیان کی ہے-
ابن عدی نے الکامل میں ابو الجوزاء کو ضعیف راویوں میں شمار کیا اور لکھاویقول البُخارِيّ فِي إسناده نظر أَنَّهُ لم يسمع من مثل بن مسعود وعائشة وغيرهما إلا أَنَّهُ ضعيف عندهاور بخاری نے کہا ان کی اسناد پر نظر ہے انہوں نے ابن مسعود اور عائشہ سے نہیں سنا خبردار یہ ان کے نزدیک ضعیف ہےابو الجوزاء ہی وہ راوی ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ قحط پر انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ حجرہ کی چھت ہٹا دی جائے حتی کہ قبر نبی اور آسمان میں کوئی چیز نہ ہو اور اس عمل پر خوب بارش ہوئی

ذو الخلصہ

[1] بحوالہ الأزرقي، أخبار مكة "1/ 73" "باب ما جاء في الأصنام التي كانت على الصفا والمروة"، تاج العروس "4/ 389" "خلص" البلدان "8/ 434".